

باسک 1.1: کووڈ 19 کے بحران اور عالمی مالی بحران کا ایک موازنہ

2008-09ء کے گذشتہ عالمی مالی بحران (جی ایف سی) اور کووڈ 19 کے جاری صحت کے عالمی بحران (جی ایچ سی) نے دنیا کے معاشی اور مالی نظام پر نمایاں اثرات اور مضمرات مرتب کیے۔ تاہم، ان بحرانوں کی کچھ منفرد اور انوکھی خصوصیات ہیں۔ جی ایف سی کے برعکس، جو بنیادی طور پر اندرونی معاشی اور مالی عدم توازن کی وجہ سے ہوا تھا، جاری وبائی مرض خالصتاً خارجی نوعیت کا ہے۔ بالخصوص، پیداوار، مالیاتی اخراجات اور سرکاری قرضوں اور معاشی غیر یقینی صورت حال کے لحاظ سے وبائی مرض کے کہیں زیادہ شدید اور وسیع تر معاشی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ درحقیقت، جی ایف سی کی جانب سے کی جانے والی ضوابطی اصلاحات اور مختلف شعبوں کی جانب سے فیڈبیک کے اثرات کے بارے میں سیکھے گئے تجربات کے ساتھ

ساتھ نظامی مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف ٹولز کے استعمال نے پالیسی سازوں کو ان دھچکوں سے نمٹنے میں بہت مدد کی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ جی ایف سی کے دوران وجوہات اور اس کے پھیلاؤ دونوں کے لحاظ سے بینک مالی بحران کا مرکز تھے، لیکن موجودہ صحت کے بحران میں، وہ حل کا حصہ بن گئے ہیں۔ مزید برآں، دنیا بھر میں مرکزی بینکوں اور حکومتوں کے پالیسی رد عمل وبائی مرض کے خلاف تیز اور جارحانہ رہے ہیں، اور ان اقدامات کا پیمانہ اور دائرہ کار جی ایف سی کو روکنے کے لیے استعمال ہونے والے اقدامات سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک مختصر تقابلی تجزیہ ذیل کے جدول میں دیکھا جاسکتا ہے:

سلسلہ نمبر	عالمی مالی بحران	کووڈ 19
1	مالی شعبے میں شروع ہوا۔	صحت کے شعبے میں شروع ہوا۔
2	عالمی پیداوار کا نقصان = 0.6 فیصد	عالمی پیداوار کا تخمینہ کردہ نقصان = 3.3 فیصد
3	دنیا کی 60 فیصد سے بھی کم معیشتوں کی نمونہ ہوئی۔	دنیا کی 80 فیصد سے زیادہ معیشتوں میں زیر و نمود کا امکان ہے۔
4	عالمی اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال کے اشاریے کی قدر تقریباً 200 تھی۔	عالمی اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال کے اشاریے کی قدر 400 سے زائد تھی۔
5	بحران کی دوسرے ممالک کو منتقلی میں کافی وقت لگا	دنیا بھر میں صحت کا بحران فوری طور پر معاشی دھچکوں میں بدل گیا
6	بینک اسباب اور اس کے پھیلاؤ دونوں لحاظ سے مالی بحران کا مرکز تھے۔	بینک موجودہ بحران میں حل کا حصہ بن چکے ہیں جبکہ قبل ازیں وہ مسئلہ کا حصہ تھے
7	مالی حالات میں سختی زیادہ واضح تھی۔	مالی حالات میں سختی کم واضح تھی۔
8	مرکزی بینکوں نے جی ایف سی پر قابو پانے کے لیے جارحانہ رد عمل پیش کیا۔	اس بار، مرکزی بینکوں کے اقدامات رفتار، حجم اور دائرہ کار کے لحاظ سے غیر معمولی تھے۔ خاص طور پر، ابھرتی ہوئی منڈیوں میں، کئی مرکزی بینکوں نے پہلی بار اثاثوں کی خریداری کا پروگرام متعارف کرایا
9	جی ایف سی کے دوران، اے ایز اور ای ایم یز کا مالی خسارہ بالترتیب 8.9 فیصد اور 4.8 فیصد (جی ڈی پی کا فیصد) تھا۔	2020ء میں اے ایز اور ای ایم یز کا مالی خسارہ بالترتیب 11.7 فیصد اور 9.8 فیصد تھا۔
10	اے ایز میں، (جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر) عام سرکاری قرضے 2008ء کے 79 فیصد سے بڑھ کر 2009ء میں 91 فیصد تک پہنچ گئے	2020ء میں 16 فیصدی درجات کے اضافے کے ساتھ عام سرکاری قرض 120 فیصد (جی ڈی پی کے فیصد) تک پہنچنے کا امکان ہے۔
11	ای ایم ایز میں، عام سرکاری قرضے 2008ء کے 35 فیصد سے بڑھ کر 2009ء میں 38 فیصد ہو گئے۔	قرض کی سطح 2019ء کے 55 فیصد سے بڑھ کر 64 فیصد تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔
12	ای ایم ایز کو سرمائے کے اخراج کا سامنا رہا۔	اخراج سرمایہ کا جزو ان 50 فیصد زائد تھا۔